

سیرتِ نبویؐ کی تعلیمی و اخلاقی تاثیرات



قرآن مجید کی انقلابی تاثیرات



شمارہ نمبر ۱۰ - رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ - ۲۰۱۴ء



ماہنامہ دینیات کی نئی شکل میں پیشکش

عمرت
کی دو اقسام

جمالِ نقشبند کمالِ صدیقی کا تذکرہ

نیکو سرشت

غفلت سے
اچھی
نہیر

فضائل و مسائل
زکوٰۃ

غرس مبارک خواجگان نیربان شریف



یہی ہے اُرُومہ تعلیم قرآن عام ہو جائے
ہر اک چمچ سے اونچا پر حکم اللہ ہو جائے

8 کتاب، پرستش

الشيخ
عظيم

جامع مسجد محمدی الدین

سدا رہا (پیشی منڈی)
جھنگ روڈ فیصل آباد

اپنے ہونہار بچوں کو دینی علمی ادبی
تعلیم و تربیت کیلئے داخل کروائیں

شعبه
حفظ القرآن
تجوید و قرائت

نہیں کہہ سکتی) آفتابِ علم و حکمت واقعہ حقیقت
سفرِ عشقِ رسولِ مکتبِ الاولیاء، مرسدِ کرم
حضرت علامہ

پیر محمد عیسیٰ الدین

زینب بیچاوه آستانه عالیہ نیرلیان شریف آزاد کشمیر
 دینی تعلیم کے لیے نیرلیان شریف میں داخلہ لیں۔ ان کی والدہ ماجدہ نے ان کی تعلیم کے لیے تمام اخراجات ادا کیے۔ ان کی والدہ ماجدہ نے ان کی تعلیم کے لیے تمام اخراجات ادا کیے۔

جامعہ

بیرونی
طلحات
قیام و طعام
کاتبہ ترسیخ
انتظام

السلطان
عظیم

دینی

راخِلہ عاریسی

محمی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیمل آباد

عائفة محمد عبدل اوسه صدیقی انظر

سیرت کی تعمیر قلوب طہیر کا نمونہ اثر اعمال
نقیب صبح سعادت

مَحْمُودُ الدِّينِ وَفَضْلُ الْاَلَاءِ

نمبر ۴ - رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ ۲۰۱۴ء

تعمیر و تعمیرات
حاجی محمد بشیر داؤد صدیقی
مدیر عامل، تعمیرات و تعمیرات

محفل الکرامت
 پروفیسر ڈاکٹر محمد ابراہیم قریشی صاحب
 محفلت ملا فیض الرحمن غفاری صاحب
 ملا محمد عظیم الحق محمودی صاحب
 علامہ محمد ابراہیم احمد کاکڑی صاحب
 ڈاکٹر عبدالغفور ساجد صاحب
 پروفیسر عبداللہ الحق توحیدی صاحب


[illegible]

صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

فیضانِ ربانی بخاری برہم

آداب علم و حکمت و آفتاب روز حقیقت
میر محمد علاء الدین صدیقی صاحب
زیر نفاذ استاد قاضی نواز خان صاحب

فقد سجدوا له سجدة



مدرسہ اسلامیہ
پروفیسر محمد عبداللہ صدیقی
مدرسہ اسلامیہ
محمد ذیشان صدیقی ایف اے
مدرسہ اسلامیہ
محمد ذیشان صدیقی ایف اے
اس شاخ میں

1 اور یہ غفلت اچھی نہیں
 2 قرآن مجید کی وضاحت و تفسیر اور احکام کی تفسیر
 7
 12 امام المؤمنین سیدہ خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا
 16
 20
 23
 29

لیونگ > محمد عثمان قادری

فاؤت آرٹس
رابطہ نمبر
041-2636130
0321-7611417

جامع مسجد محی الدین
ساحل بنی منڈی، حیدرآباد

غفلت اچھی نہیں

ماہ رمضان المبارک سایہ نکلن ہو رہا ہے۔ عشرہ رحمت، عشرہ مغفرت، عشرہ تاجہنم سے آزادی کا سامان ہم غریبوں کیلئے ہے۔ روزہ رکھنے کے بعد محروا و افطار کی بہار قرار بخشی ہے۔ نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا اجر ستر گنا بڑھا دیا جاتا کریم بالائے کرم نہیں تو کیا ہے۔ تراویح میں تلاوت کلام مجید سننا اور سننا توجہات کی بلندی اور قرب خداوندی کا ذریعہ ہے۔ کسی مسلمان بھائی کی افطاری کا اہتمام کرنا نہ کر سکے تو ایک کجور سے افطار کروانے پر یا پانی کے ایک گھونٹ سے افطار کروانے پر روزہ رکھنے والے کے برابر اجر کا مستحق بن جانا، آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر کی تلاش کیلئے اعتکاف اور پھر شب قدر کی شب بیداری، آہ و زاری، مناجات، بشارت، رحمتوں کی برسات، بخشش و مغفرت کی سوغات، بندہ مومن کیلئے جہنم سے نجات یہ سب کرم۔ بھرم مصطفیٰ کریم ﷺ کا تصدق ہے۔

دوستو! غافل نہ رہنا، ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی قدر قیمت والی ہے۔ میدان محشر میں قدر ہوگی۔ تلاوت کیجئے۔ درود شریف کی کثرت کیجئے۔ فرائض کی پابندی ہر ہر احکام خداوندی پر عمل پیرا ہونے کی مشق کر کے تادم آخر ذکر کی توفیق طلب کر لیجئے۔ بوقت سحر تہجد کی محبوب نماز کی عادت ڈال لیجئے۔ جی ہاں اگر روزہ رکھنے کے بعد غلوت میں بھی پانی کی پیاس پانی پینے ندے بھوک کھانا نہ کھانے دے اس لئے کہ کوئی بھی نہ دیکھ رہا ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔ تو پھر جب اللہ کا دیکھنا مان لیا ہے۔ تو ہر جگہ ہر میدان میں ہر لمحہ اللہ کا دیکھنا یقین کامل کے ساتھ مان کر ہر گناہ سے بچنے کی سعی کر لو زندگی کی قیمت پڑ جائے گی۔

روزہ رکھو کہ غفلت اچھی نہیں نماز باجماعت پڑھو کہ غفلت اچھی نہیں۔ قرآن مجید پڑھو کہ غفلت اچھی نہیں۔ دن رات کی قدر کرو کہ غفلت اچھی نہیں۔ ذکر کرو کہ غفلت اچھی نہیں۔ توبہ کرو کہ غفلت اچھی نہیں۔ ماں باپ کو راضی کرو کہ غفلت اچھی نہیں۔ جھوٹ چھوڑ دو کہ غفلت اچھی نہیں۔ فکر آخرت پیدا کرو کہ غفلت اچھی نہیں۔ درود شریف کی کثرت کرو کہ غفلت اچھی نہیں۔ جاگ جاؤ کہ غفلت اچھی نہیں۔

اللہ کریم ہمیں غفلت سے بچا کر اپنی یاد کا نشہ نصیب کرے۔

ماہ صیام کی تمام تر سعادتوں کو سمیٹنا نصیب کریں۔ آمین

از: محمد عدیل یوسف صدیقی

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت اور انقلابی تاثیر

اثر تحریر:- ڈاکٹر عبدالغفور ساجد صاحب، جنرل بیکٹری مرکز تحقیق فیصل آباد

قرآن مجید نبی کریم رؤف الرحیم سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیم ترین معجزہ ہے۔ اپنے مطلب و معانی اور اسلوب و انداز کے حوالے سے انسانی ذہن اور شعور کو عاجز کر دینے والی یہ کتاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر نازل ہوئی۔ فصاحت و بلاغت اور معانی و مضامین کے لحاظ سے قرآن مجید بے نظیر اور مدیم المثال ہے۔ اور ایسا عظیم المرتبت معجزہ ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر آج تک کوئی شخص بھی اس کی مثل کوئی سورۃ یا آیت لانے سے قاصر ہے۔ کیونکہ یہ قرآن پاک تو کلام الہی ہے اور معجزہ مصطفوی ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ختم نبوت کا تاج سر پر سجائے تمام انبیاء کے آخر میں تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دائرہ کل کائنات اور قیامت تک آنے والے ہر انسان کے لئے ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو معجزے عطا کیے۔ ان کے بارے میں یہ بات ملحوظ خاطر رکھی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے معجزے ملیں جن کے آگے اس وقت کے لوگوں کی عقل و دماغ تھی تو بعد میں آنے والے صاحبان علم و شعور بھی اسی طرح قاصر ہیں۔ بلکہ قیامت تک عقلی انسانی اسی طرح عاجز رہے گی۔ قرآن پاک بھی ایک ایسا ہی معجزہ ہے جو قوت اور جگہ کی قید سے آزاد ہے۔ یہ معجزہ ایسا ہے جو ابداً آباد تک برقرار رہے گا۔

قرآن پاک اپنی فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے ایک منفرد معجزہ ہے۔ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل عرب معاشرے میں فصاحت و بلاغت پر مبنی اعلیٰ پائے کی شاعری کا دور دورہ تھا۔ عرب کے باشندوں کو اپنی لسانی برتری پر اتنا غمنہ تھا کہ وہ غیر عرب دنیا کے باشندوں کو غم یعنی گونگا کہتے تھے۔ ایسے معاشرے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہی ہونے کے باوجود ایک ایسی کتاب پیش کر دی، جس کی مثال لانا کسی ذی شعور بندے کے لئے اختیار میں نہ تھا۔ قرآن پاک میں پوری دنیا کے انسانوں کو کھلا چیلنج ہے۔

وان الذین لا یؤمنون بالآخرة امتدنا لهم عذابا البعسا۔ بنی اسرائیل

ترجمہ: اگر تم سب انسان اور جن مل کر قرآن کی مثل لانا چاہو تو نہ لاسکو گے۔

ان تعبدوا الا الله، انسی لکم منه نذیر و بشیر (ہود)

ترجمہ: پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کی مثل دس سورتیں لانے کا چیلنج دیا۔

بلکہ پھر یہ بھی کہا کہ ایسی ایک ہی سورت لے آؤ (یونس: ۳) کیسی بات ہے کہ نہ صرف اس دور کی فصیح و بلیغ افراد بھی اس کام سے عاجز رہے۔ بلکہ بعد میں آنے والے بھی عاجز و قاصر ہیں۔

قرآن مجید جس طرح فصاحت و بلاغت میں یکتا اور بے مثال ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت میں وہ تاثیر ہے کہ روح کی گہرائیوں میں ارتقی چلی جاتی ہے۔ اور قرآن پاک کی تلاوت دلوں کی حالت میں انقلاب برپا کر دیتی ہے۔ قرآن پاک کا محض مطالعہ کرنے یا اس کی چند آیات سننے سے ہی تقدیر کفر کی اتھاہ گہرائیوں سے ایمان کی روشن منزلوں کی جانب لے آتی ہے۔ آئیے سیرت کی کتب سے چند واقعات کا مطالعہ کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید کس طرح سے ان کے دلوں پر کتنا اثر انداز ہوا اور ان کی تقدیر کو کیسے بدل ڈالا۔

☆ تبلیغ اسلام کے ابتدائی دور میں جب کفار مکہ نے یہ محسوس کیا کہ مسلمانوں پر ہر طرح کا ظلم و ستم کرنے کے بعد بھی ان کے پائے استقلال میں لغزش نہیں ہوئی بلکہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے لوگوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے تو انہوں نے ایک اور چال چلی۔ انہوں نے اپنے ایک سردار عقبہ بن ربیعہ کو نبی اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجنے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل خواہش یا ارادہ کا پتہ چلا سکے۔ عقبہ بہت بڑا خلیب اور گفتگو کے فن کا ماہر تھا۔ اس نے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنا شروع کیا کہ تبلیغ اسلام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل مقصد کیا ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی سرداری یا حدودِ حراہت چاہتے ہیں تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کا حکمران ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مال و زر کی تمنا ہے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں سونے چاندی

اور ہیرے جواہرات کا ڈھیر لگا دیتے ہیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی شادی مکہ کے کسی اعلیٰ گھرانے میں ہو جائے تو ہم مکہ کی سب سے خوبصورت عورت آپ کے نکاح میں دے دیتے ہیں۔ ہماری شرط صرف ایک ہی ہے کہ آپ اسلام کی تبلیغ سے باز آجائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن ربیعہ کی جادو بھری تقریر سن کر جواب میں قرآن مجید میں سے سورۃ قحکم کی کچھ آیات تلاوت فرمائیں۔ ان آیات کی تلاوت سن کر عقبہ بن ربیعہ کا دل کا پٹنہ لگا اور خوف سے جسم کا رواں رواں کھڑا ہو گیا۔ اس نے سردارانِ قریش کے پاس آکر کہا۔ ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کلام پڑھتا ہے وہ نہ تو جادو ہے نہ شاعری اور نہ کہانت ہے۔ بلکہ وہ کچھ اور ہی ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ اگر وہ عرب کے لوگوں پر غالب آ گیا۔ تو عزت تو ہماری ہی بڑھے گی۔ بصورت دیگر سارا عرب خود ہی اُسے ختم کر دے گا“ مکہ کے کفار نے اس کی بات کو نہ مانا بلکہ کہا کہ لگتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ پر بھی جادو کر دیا ہے۔

☆ تبلیغ اسلام کے ابتدائی ایام میں جب کفار مکہ کے ظلم حد سے بڑھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جانثار ساتھیوں کو اجازت دی کہ وہ قریب کے ملک حبشہ چلے جائیں۔ وہاں کا حکمران اصحٰہ جس کا لقب نجاشی تھا، بہت نیک دل، غریب پرور، اور انصاف پسند تھا۔ وہ انجیل اور تورات کا بھی حافظ تھا۔ اس نے مسلمانوں کو آرام سے رہنے کی اجازت دی۔ کفار مکہ کو یہ بات بھلا کب گوارا تھی۔ انہوں نے اپنے دو سرداروں عمرو بن العاص اور عمارہ بن ولید کو اپنا سفیر بنا کر نجاشی کے دربار میں بھیجا اور تحائف بھی ساتھ روانہ کیے۔ اس نے آکر شاہ نجاشی کو درخشاں چاہا کہ یہ مہاجرین ہمارے مجرم ہیں اور وہاں سے فرار ہو کر آئے ہیں۔ ان کو واپس مکہ بھیجا جائے۔ شاہ نجاشی نے مہاجرین کو طلب کیا اور ان سے اصل صورت حال پوچھنا چاہی۔ مہاجرین کی طرف سے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے واضح کیا کہ ہم لوگ بدکار اور بے ایمان تھے۔ اور کفر و شرک کے اندھیروں میں ڈوبے ہوئے تھے۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بچپن سے ہی صادق، دیانت دار اور نیک انسان ہیں، ہمیں توحید و رسالت اور پرہیزگاری کی روشن

راہوں پر گامزن کر دیا ہے۔ کفار مکہ کو یہ بات پسند نہیں اس لئے یہ ہمیں واپس لے جانا چاہتے ہیں تاکہ ہم پھر سے کفر و شرک کی دنیا میں پلٹ جائیں، شاہ نجاشی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بچے نبی اور حضرت مریم علیہا السلام نیک اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ اور انہوں نے بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جنم دیا۔ قرآن کریم کی ان آیات کی تلاوت سن کر شاہ نجاشی کی آنکھوں میں آنسو رواں ہو گئے۔ اور اس نے مہاجرین کو آرام و سکون کے ساتھ حبشہ کی سر زمین پر رہنے کی اجازت دے دی۔ بعد میں شاہ نجاشی مسلمان ہو گیا۔

☆ سن ۶ نبوی کے ایام ہیں۔ حضرت عمر بن الخطاب بہت بہادر اور تجری انسان تھے۔ وہ ابھی اسلام نہ لائے تھے۔ ایک دن غصے میں اس ارادے کے عمر سے ان کا ارادہ پوچھا۔ آپ کو جواب سن کر انہوں نے کہا کہ پہلے جا کر اپنے گھر کی خبر تو لو۔ تمہاری بہن اور بہنوئی دونوں اسلام کی روشنی قبول کر چکے ہیں۔ حضرت عمر مزید طیش میں آ کر اپنی بہن کے گھر آئے۔ ان کی بہن اور بہنوئی قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔ حضرت عمر کو دیکھ کر ان کی بہن نے فوراً قرآن پاک کو چھپا لیا۔ انہوں نے زور سے بہن کے کان پر تھپتھپا مارا۔ جس سے ان کے چہرے پر خون بہنے لگا۔ پھر بہنوئی کو بھی مارا۔ مگر بہن کی حالت دیکھ کر ان کا دل پہنچ گیا۔ وہ اپنی بہن سے بولے کہ مجھے وہ چیز دکھاؤ جو تم پڑھ رہی تھیں۔ بہن نے کہا کہ وہ پاک اور مقدس مصحف ہے۔ تم پہلے غسل کرو اور پھر اسے چھو سکو گے۔ حضرت عمر نے غسل کیا اور جب قرآن مجید کی آیات پڑھیں تو ان کے دل کی دنیا روشن ہو گئی۔ وہ سر جھکا کر بولے مجھے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو۔ وہ تلوار گلے میں لٹکائے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ تو کسی صحابی نے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عمر کے آنے کی اطلاع دی۔ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی وہیں موجود تھے۔ وہ بولے کہ عمر کو آنے دو۔ اگر وہ کسی برے ارادے سے آیا ہے تو اسی کی تلوار سے اسے قتل کر دیا جائے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ادب سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے دامن پناہ میں لے لیجئے۔ ان کے اسلام قبول کرنے

سے اسلام کو بہت تقویت ملی اور مسلمانوں نے کھلے عام حرم کعبہ میں آکر نماز ادا کیا۔ الحمد للہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قرآن مجید کی تلاوت میں کتنا اثر ہے اور کس طرح سے قرآن آیات روح کی گہرائیوں میں اترتی چلی جاتی ہیں۔ قرآن مجید کی آیات روح کو پاکیزہ اور نفس کو مطمئن بناتی ہیں تو تمام جسمانی تکالیف کا بھی مداوا ہیں۔ قرآن مجید کی بلند مرتبہ سورۃ الفاتحہ کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاتحہ الکتاب ہر بیماری کی شفاء ہے۔ (سنن داری)

ایک اور حدیث مبارکہ ہے۔ ”سیدنا ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے ہم نے ایک جگہ قیام کیا۔ ایک لڑکی نے آکر کہا کہ قبیلہ کے سردار کو ایک بچھونے ڈس لیا ہے اور ہمارے لوگ حاضر نہیں ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی شخص دم کر سکتا ہے۔ ہم میں سے ایک شخص اس کے ساتھ گیا۔ جس کو اس سے پہلے ہم دم کرنے والا نہیں سمجھتے تھے۔ اس نے اس شخص پر دم کیا، جس سے وہ تندرست ہو گیا۔ اور اس سردار نے اس کو تیس بکریاں دینے کا حکم دیا۔ اور ہم کو دودھ پلایا۔ جب وہ واپس آیا تو ہم نے اس سے پوچھا کہ کیا تم پہلے دم کرتے تھے؟ اس نے کہا نہیں میں نے صرف ام الکتاب پڑھ کر دم کیا ہے۔ ہم نے کہا کہ اب اس کے متعلق کوئی بحث نہ کرو۔ حتیٰ کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ کر اس کے بارے میں پوچھ لیں۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو ہم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق پوچھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو کیا معلوم کہ یہ دم ہے۔ (ان بکریوں کو) تقسیم کرو اور ان میں سے میرا حصہ بھی نکالو۔ (صحیح بخاری)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن کریم کے فیوض و برکات اور تاثیر سے فیضیاب فرمائے۔ آمین

فضائل و مسائل زکوٰۃ

ال: پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ صدیقی صاحب

قرآن کریم میں بے شمار مرتبہ زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا۔ سورۃ مومنوں کی چوتھی آیت میں فلاح پانے والوں کا یہ وصف بیان ہوا کہ وہ زکوٰۃ دیتے ہیں سورۃ بقرہ کی تیسری آیت میں متقین کی صفت یہ بتائی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق میں اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ایک اور مقام پر فرمایا گیا: ”اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے۔ رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیروں اور سالنوں کو اور گردنیں چھڑانے (یعنی غلام آزاد کروانے) اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے“ (البقرہ ۱۷۷)

یہ اسلام کا نہایت اہم رکن ہے بکثرت احادیث میں اسے ادا کرنے کی تاکید اور نہ دینے پر وعید وار ہوئی، چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔
☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

جسے اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال ایک گھنچے سانپ کی صورت میں لایا جائے گا۔ اور اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا وہ سانپ اس کی باجھیں پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہو میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ آل عمران کی آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے۔ جو لوگ بخل کرتے ہیں اس کے ساتھ جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا۔ وہ یہ گمان نہ کریں کہ اس کے لئے برا ہے۔ اس چیز کا قیامت کے دن ان کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا جس کے ساتھ بخل کیا“ (بخاری)

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”خسکی اور تری میں جو مال برباد ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے کے باعث برباد ہوتا ہے“

دوسری روایت میں ارشاد ہوا ”جو قوم زکوٰۃ نہ دے اللہ تعالیٰ سے قطع سے جلا فرما دیتا ہے“۔ (طبرانی)

سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے ”تم زکوٰۃ دے دے کر اپنے مال کو مضبوط قلعوں میں محفوظ کر لو اور اپنے بیماروں کا علاج مدتے سے کرو اور بلا نازل ہونے پر گریہ سے دعا کے ذریعے مدد چاہو۔“ (ابوداؤد طبرانی، ہیثمی)
زکوٰۃ فرض ہے اس کا منکر کافر ہے اور اس کا نہ دینے والا کافر فاسق اور قتل کا مستحق ہے۔ اور اسے ادا کرنے میں تاخیر کرنے والا گنہگار اور مردود الشہادۃ ہے۔

زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں۔

☆ مسلمان ہونا ☆ بالغ ہونا ☆ عاقل ہونا ☆ آزاد ہونا ☆ مالک نصاب ہونا
☆ پورے طور پر مالک ہونا ☆ نصاب کا قرض سے فارغ ہونا ☆ نصاب کا حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہونا ☆ مال کا نصاب ہونا ☆ سال گزرنا

جو دین (قرص) میعادِ ہودہ زکوٰۃ سے نہیں روکتا، چونکہ عادیہ مہر کی رقم کا مطالبہ نہیں ہوتا اس لئے شوہر کے ذمہ کتنا ہی مہر کیوں نہ ہو اس پر زکوٰۃ واجب ہے اگر کسی پر قرض ہو اور وہ قرض ادا کرنے کے بعد مالکِ نصاب نہیں رہتا تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔

جو مال حاجتِ اصلیہ کے علاوہ ہو اور نصاب کے برابر ہو اس پر زکوٰۃ واجب ہے زندگی بسر کرنے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہو وہ حاجتِ اصلیہ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔ جیسے رہنے کا مکان، سردی گرمی میں پہننے کے کپڑے، خانہ داری کے سامان، سواری کے جانور (گاڑی) خدمت کے لئے لوٹری غلام، جنگ کے آلات، پیشہ داروں کے اوزار، اہل علم کے لئے ضرورت کی کتابیں، کھانے کیلئے اناج وغلہ، زکوٰۃ کا نصاب ساڑھے سات تو لے سونا یا ساڑھے باون تو لے چاندی ہے۔ یا ان میں سے کسی کی قیمت کے برابر رقم ہو جو حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو اور اس پر سال گزر جائے گا تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ زکوٰۃ کل مال کی ڈھائی فیصد ادا کرنا واجب ہے۔

کسی کے پاس کچھ سونا اور کچھ چاندی ہے اور دونوں کی مقدار نصاب سے کم ہے تو دونوں کی مالیت کا حساب کریں اگر کل رقم ملا کر کم مالیت والے یعنی ساڑھے باون تو لے چاندی کی

قیمت کے برابر ہو تو بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ اسی طرح اگر نصاب سے سونا اور کچھ روپے ہیں تو سونے کی مالیت نکالیں اگر مالیت اور نقد رقم ملا کر ساڑھے پاون تو لے چاندی کی مالیت کے برابر ہو تو بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ مال تجارت پر بھی زکوٰۃ ہے جبکہ اس کی قیمت کم از کم نصاب کے برابر ہو۔ اگر سامان تجارت کی قیمت نصاب کو نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس مال تجارت کے علاوہ سونا اور چاندی بھی ہے تو ان تینوں کی مالیت جمع کریں اگر مجموعہ نصاب کو پہنچے تو زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر کسی کے چار بیٹے ہیں اور اس نے انہیں دینے کی ضرورت سے چار مکان خریدے تو ان پر زکوٰۃ نہیں۔ اگر کوئی مکان یا پلاٹ بیچنے کی نیت سے لیا تو اس پر زکوٰۃ ہے۔

تابالغ لڑکیوں کا جو زیور بنایا گیا اور ابھی انہیں مالک نہ کیا گیا بلکہ اپنی ہی ملکیت میں رکھا اور اس کے پہننے کے استعمال میں آتا ہے اگرچہ نیت یہ ہو کہ انکا بیاہ ہونے پر جہیز میں دیں گے۔ اگر تہادہ زیور یا دوسرے مال کے ساتھ مل کر نصاب کے برابر ہے تو اسی مالک پر زکوٰۃ ہے اگر وہ زیور تابالغ لڑکیوں کی ملکیت بنادیا گیا تو اس کی زکوٰۃ کسی پر نہیں۔ والدین پر اس لئے نہیں کہ وہ انکی ملکیت نہیں اور لڑکیوں پر اس لئے نہیں کہ وہ تابالغ ہیں۔

وہ زیور جو عورت کی ملکیت ہے یا اس کے شوہر نے ملکیت کر دیا اس کی زکوٰۃ نہ دینے کا شوہر پر کوئی گناہ۔ ہاں شوہر کو چاہیے کہ بیوی کو سمجھائے کہ زکوٰۃ نہ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ اور زکوٰۃ نہ دینے کی تاکید کرے۔ اور وہ زیور جو شوہر صرف پہننے کو دیا اور اپنی ہی ملکیت رکھا جیسا کہ بعض گھرانوں میں رواج ہے تو اس کی زکوٰۃ پیشک مرد کے ذمہ ہے۔ جبکہ وہ زیور خود یا دوسرے مال سے ملکر نصاب کو پہنچے اور حاجت اصلہ سے زائد ہو۔

چاندی کی تاریخ کے حساب سے جس تاریخ اور جس وقت کوئی صاحب نصاب ہوا۔ جب سال گزر کر وہی تاریخ اور وقت آئے گا اس پر فوراً زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا۔ اب وہ جتنی دیر کے گا گنہگار ہوگا۔ اس لئے زکوٰۃ سال پورا ہونے سے پہلے پیشگی ادا کرنی چاہیے اور اس لئے بہترین مہینہ رمضان المبارک ہے۔ جس میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ستر گناہ ملتا ہے۔ سال

پورا ہونے پر اس رقم کا حساب کر لیا جائے۔ جو رقم کم ہو فوراً دیدی ہو تو اسے آئندہ سال کے حساب میں شمار کر لیا جائے۔

مرد یا عورت جن کی اولاد میں خود ہے یعنی ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہ اور جو ان کی اولاد میں ہے۔ یعنی بیٹا بیٹی پوتا پوتی نواسا نواسی وغیرہ اور شوہر یا بیوی ان کو زکوٰۃ اور صدقہ، فطر دینا جائز نہیں البتہ انہیں نفلی صدقہ دینا بہتر ہے۔ ان رشتوں کے علاوہ جو قرمی عزیز حاجت مند ہیں جیسے بہن بھائی، بھتیجا، بھتیجی، بھانجا، بھانچی، ماموں خالہ، چچا، چچو بھی یہ زکوٰۃ کا بہترین مصرف ہیں کہ اس میں صلہ رحمی کا ثواب بھی ہوگا نیز نفیس پر بار بھی نہیں ہوگا کیونکہ آدمی اپنے گئے بہن بھائی یا انکی اولاد کو دینا گویا اپنے ہی کام میں استعمال کرنا سمجھتا ہے۔ بھو و ماد اور سوتیلی ماں یا سوتیلے باپ یا زوجہ کی اولاد یا شوہر کی اولاد کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ غنی کی تابالغ اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، جبکہ غنی کی بالغ اولاد کو دے سکتے ہیں جبکہ وہ فقیر ہوں۔ فقیر سے مراد وہ ہے جس کے پاس مال ہو مگر نصاب سے کم ہو یا وہ اقامت قرض ہو کہ قرض نکالنے کے بعد صاحب نصاب نہ رہے۔ فقیر کو مانگنا ناجائز ہے جبکہ مسکین کو جائز ہے۔ مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو اور وہ کھانے اور پہننے کیلئے محتاج ہو۔

زکوٰۃ ادا کرنے کیلئے ضروری ہے اگر سال بھر خیرات کیا بعد میں نیت کی کہ جو دیا زکوٰۃ ہے اسی طرح زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔ زکوٰۃ دینے میں یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے اس لئے اسے دل میں زکوٰۃ کی نیت کر کے مستحق عزیزوں کو مالی مدد یا عیدی وغیرہ کے طور پر بھی دے سکتے ہیں۔ وہ طالب علم جو علم دین پڑھنے میں انہیں بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں بلکہ طالب علم سوال کر کے بھی زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ جبکہ اس نے خود کو اسی کام کیلئے فارغ کر رکھا ہو اگرچہ کما سکتا ہو جو لوگ زکوٰۃ دینی مدارس میں دیتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہاں کی انتظامیہ کو بتادیں کہ یہ زکوٰۃ ہے تاکہ وہ اسے شرعی مصارف میں خرچ کرے۔

سید کو زکوٰۃ لینا بھی حرام اور اسے زکوٰۃ دینا بھی حرام۔ سید کو زکوٰۃ دینے سے ادا نہیں

ہوتی۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا میل ہے۔ اور سادات کرام پاک سقرے لطیف اور اصل بیت نبوت سے ہیں۔ ان کی شان اس سے اعلیٰ کہ انہیں ایسی چیزیں دی جائیں۔ مسلمان پر لازم کہ حاجت مند سادات کی اعانت کریں کہ یہ چیز ان کے لئے دونوں جہان میں سعادت کی موجب ہے۔

زکوٰۃ دینے میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں، بہنوں کو دے پھر انکی اولاد کو، پھر چچا اور پھوپھوں کو پھر انکی اولاد کو، پھر ماموں اور خالہ کو پھر انکی اولاد کو پھر اپنے گاؤں یا شہر کے مستحقین کو، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے صدقہ کو قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے حسن سلوک کے محتاج ہوں اور وہ غیروں کو دے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، فتاویٰ رضویہ)

تمام اہل اسلام کو رمضان المبارک کی پُر نور بہار مبارک ہو (ادارہ)

لیتہ القدر میں مطلع الغفر حق مائیک کی استقامت پے لاکھوں سلام

ام المؤمنین سیدہ خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہ

از خواجہ وحید احمد قادری صاحب

پاکیزگی اور برکت کے دامن میں خلوص و ایثار کی چوٹی پر ہم اپنی صفت مآب ام المؤمنین سیدہ خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی سیرت طاہرہ کے غل عافیت میں خوش بختی کے ساتھ زندہ ہیں۔ یہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی زوجہ محترمہ تھیں۔ انہی سے آپ کی اولاد ہوئی آپ ساری زندگی اپنی اس وفا شعار زوجہ محترمہ کو یاد کرتے رہے۔

نسبت کے لحاظ سے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر ازواج مطہرات کے مقابلہ میں سب سے زیادہ قریب ہیں۔ سیدہ شروع ہی سے بہترین صفات کی حامل تھیں۔ ذہانت و فطانت کے ساتھ صفت و صمیمت کی صفات جلیلہ سے حق تعالیٰ نے نوازا ہوا تھا۔ سن بلوغت کو پہنچیں تو اپنے پاکیزہ اور جلیلہ اخلاق کی وجہ سے پورے معاشرے میں طاہرہ کے لقب سے مشہور ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بکریاں چراتے تھے۔ آپ کے امین ہونے کی شہرت تو شروع ہی سے تھی۔ ہر شخص آپ کی راست بازی، حسن معاملت، صدق و دیانت اور پاکیزہ اخلاق کا نہ صرف قابل تھا۔ بلکہ مداح تھا۔ سیدہ کو ایسے شخص کی سخت ضرورت تھی۔ چنانچہ سیدہ نے آپ کو پیغام بھیجا۔ کہ آپ میرا مال تجارت لے کر شام جائیں جو معاوضہ میں دوسروں کو دیتی ہوں آپ کو اس سے دگنا دوں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیش کش کو قبول فرمایا۔ اور آپ ان کا مال تجارت لیکر سیدہ کے غلام میرہ کے ساتھ تشریف لے گئے آپ کا یہ سفر تجارت بہت کامیاب رہا۔

جب اس سفر سے واپس تشریف لائے تو سیدہ خدیجہ کے غلام میرہ نے جو کچھ سفر میں دیکھا تھا اس کو بیان کیا کہ جب دوپہر ہوئی اور گرمی کی حدت و شدت میں اضافہ ہوتا تو دو فرشتے آپ پر سایہ کرتے اور خود سیدہ خدیجہ نے بھی دیکھا۔ کہ جب آپ شام سے واپس ہوئے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو دوپہر کا وقت تھا اور فرشتے آپ پر سایہ کیے ہوئے تھے۔ سیدہ نے جب بالا خانے سے آپ کو اس شان سے آتے ہوئے دیکھا تو پاس کی عورتوں کو بھی دکھلایا تمام عورتیں

حیرت سے ان انفارہ کو دیکھنے لگیں سیدہ خدیجہ نے یہ تمام حالات و واقعات اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل سے جا کر بیان کیے ورقہ نے کہا ”اے خدیجہ“ اگر یہ واقعات سچے ہیں تو پھر یقیناً محمد ﷺ اس امت کے نبی ہیں۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس امت میں ایک نبی آنے والے ہیں جن کا ہم کو انتظار ہے اور ان کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ ان واقعات کو سکر سیدہ کے دل میں آپ سے نکاح کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ سفر شام سے دو ماہ بچیں روز بعد خود سیدہ نے آپ کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔ جس کو آپ نے اپنے چچا کے مشورہ سے قبول فرمایا۔ تاریخ مقررہ پر آپ اپنے چچا ابو طالب، سیدنا حمزہ اور دیگر تمام روسائے خاندان کی معیت میں سیدہ کے ہوا اور سیدہ خدیجہ حرم نبوت میں داخل ہو کر پہلی ام المومنین کے شرف سے ممتاز ہوئیں چونکہ آپ کا پہلا لقب ہی طاہرہ تھا۔ لہذا اب وہ خدیجہ طاہرہ کے لقب میں مشہور ہوئیں سرکار کی زوجیت میں آتے ہی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا سارا مال و اسباب آپ کے قدموں میں ڈھیر کر دیا اس سے آپ کو نگر معیشت سے نجات مل گئی۔

سیدہ آپ کے حوالہ عقد میں آنے کے پہلے دن سے ہی آپ کی خدمت گزاری میں جان و دل سے مصروف ہو گئیں۔ سرکار غار حرا میں جا کر اعتکاف فرماتے اور کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے۔ اور وہاں رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرتے۔ بقول بعض علماء ذکر الہی، مراقبہ اور تفکر آپ کی عبادت تھی۔ یہاں ہی آپ پر وحی اتری۔ آپ گھر تشریف لائے۔ بدن مبارک پر لرزہ تھا۔ گھر میں داخل ہوتے ہی سیدہ سے فرمایا مجھے کچھ اڑھاؤ۔ سیدہ نے کہا آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں آپ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ لوگوں کے بوجھ اڑھاتے ہیں۔ اور ناداروں کی ضرر گیری کرتے ہیں۔ آپ امین ہیں۔ مہمانوں کی میاضحت کا حق ادا کرتے ہیں قسم ہے ذات کی جسکے قبضہ میں خدیجہ کی جان ہے میں قوی امید رکھتی ہوں کہ آپ اس امت کے نبی ہوں گے۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک بار سیدہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جب وحی کا فرشتہ آپ کے پاس آئے تو مجھے ضرور مطلع فرمائیں چنانچہ اس کے بعد جب جبریل امین آپ کے پاس آئے تو آپ نے سیدہ خدیجہ کو اطلاع دی۔ سیدہ نے عرض کیا کہ آپ میری

آغوش میں آ جائیں۔ جب آپ سیدہ کی آغوش میں آئے تو سیدہ نے اپنا سر کھول دیا۔ اور آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپ اس وقت بھی جبریل کو دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں سیدہ نے کہا کہ آپ کو بشارت ہو خدا کی قسم یہ فرشتہ ہے شیطان نہیں۔ سیدہ خدیجہ نماز کے واجب ہونے سے قبل سرکار پر ایمان لانے والوں اور آپ کی تصدیق کرنے والوں میں سے سے پہلی ہیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے صرف نبوت کی تصدیق کی بلکہ آغاز اسلام میں آپ کی بہت بڑی معین و مددگار بھی تھیں۔ سرور کائنات ﷺ کو چند سال تک کفار مکہ اذیت دیتے ہوئے ہتھیچکاتے تھے۔ اس میں بڑی حد تک سیدہ کا اثر کام کر رہا تھا۔ کیونکہ ایک متحول گھرانے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے سیدہ کا مکہ مکرمہ میں بہت زیادہ اثر تھا۔

سرکار سے شادی کرنے سے قبل آپ دولت میں کھیتی تھیں۔ بیسیوں نوکر چاکر اور خادماں سیدہ کے گھر کے کام کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ لیکن جو نبی حضور طیبہ السلام کے حوالہ عقد میں آئیں اپنی پوری زندگی آپ کے قدموں میں تنج دی۔ گھر کا ہر کام اپنے ہاتھوں سے خود کرتیں۔ اور آپ کی خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھتیں۔ اس خدمت کا اجر بارگاہ خداوندی سے یہ ملا کہ ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام نے سرکار سے عرض کی کہ خدیجہ آپ کے پاس برتن میں کھانے کی کوئی چیز لارہی ہیں۔ جب وہ آپ کے پاس آئے تو اسے اس کے رب کا اور میرا سلام پہنچا دیجئے۔

حافظ ابن حسیم نے لکھا ہے کہ یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو آپ کے سوا کسی اور عورت کو میسر نہیں ہوئی۔ یہ بات بھی سیدہ خدیجہ کے خصائص میں سے شمار ہوتی ہے کہ سرکار نے ان کی حیات میں کوئی دوسری شادی نہیں کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ان سے بہت زیادہ محبت فرماتے تھے۔ اور سیدہ کو بھی آپ سے بے انتہا انس تھا۔ سرکار نے سیدہ خدیجہ کو جنت میں ایسا گھر ملنے کی بشارت دی جو موتی کا ہوگا۔ اور جس میں شور و غل اور محنت و مشقت نہ ہوگی۔ سرکار نے نہ صرف سیدہ کو تمام عمر یاد فرمایا بلکہ جس طرح ان کی حیات و نبوی میں ان کی سہیلیوں سے اچھا

سلوک فرماتے ان کے انتقال کے بعد بھی آپ کا رویہ سیدہ کی سہیلیوں سے وہی رہا سرکار کے پاس جب بھی کوئی شے لائی جاتی آپ فرماتے یہ خدیجہ کی فلاں سہیلی کے گھر لے جاؤ۔

سرکار نے فرمایا۔ جنت کی عورتوں میں سے سب سے افضل یہ چار عورتیں ہیں۔ خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ اور مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مراجم سیدہ کے وصال کے وقت عمر مبارک 64 سال 6 ماہ تھی۔ چونکہ اس وقت تک نماز جنازہ شروع نہیں ہوئی تھی۔ لہذا سیدہ کو اسی طرح دفن کر دیا گیا۔ سیدہ کی قبر جنت المعلیٰ میں مرجع خلافت بنی ہوئی ہے۔

نور حدیث

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔ اور جس نے ایمان کے ساتھ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان شریف میں قیام کیا اور کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔ اور جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے لیلة القدر میں قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔ (راویہ مسلم و البخاری)

عزت کی دو اقسام

مرشد کریم حضرت علامہ سید محمد علاؤ الدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات ”مفتاح الکفر“ سے انتخاب دنیا کی دو قسمیں صرف صحت و تندرستی کی حد تک ہے۔ انسان محتاج ہو جائے تو دنیا ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ بنیاد بہت ہی مضبوط ہو تو قبر سے آگے رفاقت نہیں ہوتی۔ دنیا کی رفاقت عزت و وقار ایسا بے وقاف ہے۔ کہ انسان معذور ہو جائے تو یہ تمام چیزیں ساتھ چھوڑ دیتی ہیں۔ لیکن طریقت اور ذکر فکر والے انسان کی معیت ایسی نعمت ہے کہ انسان معذور ہو جائے یا اس دنیا سے چلا جائے عزت و وقار ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ قبر سے لے کر حشر کے میدان تک عزت انسان کے ساتھ رہتی ہے اس کی ایک ہی صورت ہے کہ انسان اپنا دل و دماغ اور سوچ و فکر اپنے مالک سے دور نہ لے جائے۔ ایسے قرب کی نزول میں رہو کہ مالک سے آشنائی اول اور دنیا سے آشنائی دوم رہے یہ ایک حقیقت ہے انسان کا دل و دماغ آج نہیں تو کل اس حقیقت کو تسلیم کرے گا۔

ایک بادشاہ نے ایک درویش سے کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کریں۔ درویش نے کہا آپ بادشاہ آدمی ہیں دو تین باتیں سننے کے بعد چلے جاؤ گے شاہی تخت پر بیٹھو گے تو بھول جاؤ گے نصیحت کرنے کا کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ بادشاہ نے کہا جب تک یاد رہے گی تب تک تو فائدہ ہوگا۔ درویش نے کہا پھر مجھے ایک بات بتائیں آپ خدا نخواستہ صحراء میں نکل جائیں پیاس لگ جائے اور دور دور تک پانی کا نام و نشان نہ ہو پیاس کی شدت موت کی علامت بن جائے ایسے میں کسی آدمی کے پاس پانی کا ایک گلاس موجود ہو جس سے آپ کی زندگی بچ سکتی ہو تو کیا اس شخص سے پانی قہراً خرید لو گے؟ بادشاہ نے کہا ضرور خریدوں گا۔ درویش نے کہا اگر وہ اس پانی کے بدلے تیری نصف حکومت کا مطالبہ کرے تو جان بچانے کے لئے دے دو گے۔ بادشاہ نے کہا ضرور دے دوں گا۔ فرمایا تیری نصف حکومت تو ایک گلاس پانی کے بدلے میں چلی گئی اب وہی پانی حلق سے اتر کر معدے میں اور معدے سے مثانے میں پہنچ کر رُک گیا حکیم کے بغیر مسئلہ حل نہیں ہوتا موت سامنے کھڑی ہے۔ حکیم اس کام کے لئے نصف حکومت کا مطالبہ کرے تو کیا کرو گے حکومت بچاؤ

کے یا جان؟ بادشاہ نے کہا جان بچاؤں گا۔ فرمایا اس سے بڑھ کر اور کیا نصیحت کروں؟ تیری ساری حکومت خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے ایک گھاس پانی کے بدلے میں چلی گئی۔ روزِ امّج سے لے کر شام تک اللہ کی کتنی نعمتیں استعمال کرتے ہو؟ اور اس کے بدلے میں کتنا شکر کرتے ہو؟ ضروری ہے کہ جس مالک الملک کی بارگاہ میں کھڑے ہو اس کی ایک ایک نعمت کی قیمت و قدر پہچانو اور شکر کرو۔ شکر زبان سے نہیں ہوتا شکر اعمالِ صالحہ سے ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَقُلِّبْ لَكَ مِثْلُ مَا كُنْتَ تَكْفُرُ

(سورت نمبر 34، آیت 13)

ترجمہ:- اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے۔

میرے بندوں میں میرا شکر کرنے والے بہت ہی تھوڑے ہیں۔ شکر گزار بندے کو اللہ جو عزت عطا فرماتا ہے بندہ اس جہاں میں رہے یا اُس جہاں میں چلا جائے عزت ساتھ ساتھ جاتی ہے۔ دنیا داری میں رہ کر دل فقیر رکھنا کمال کی بات ہے۔ دنیا باہر کی چیز ہے اس کو دل سے باہر ہی رہنا چاہیے۔ جس طرح سامان، مال اور سوار یوں سے بھری ہوئی کشتی دریا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے پر جاتی ہے اور پانی کے سر پر رہتی ہے نہ پانی سے جدا ہے نہ پانی کے اندر اسی طرح زندگی گزاریں۔ نہ دنیا چھوڑیں کہ غربت تمہیں پریشان کرے نہ دنیا میں اس قدر گم ہو جائیں کہ خدا بھول جائے۔ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور پیار میں ایسا وقت گزاریں کہ اللہ کی رحمتیں آپ کے شاہراہِ حیات پر پہرہ دیں۔ یہی اصل زندگی ہے۔ کمائی صرف آخرت کی کمائی ہے۔ جناب شفیق بخاری علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ ساقیو! میری دو باتیں یاد رکھو، وہ شخص میرا مرید نہیں جو اللہ کے سامنے حساب دے بلکہ میرا مرید وہ ہے جو اللہ تعالیٰ جل شانہ سے حساب لے دوسری بات یہ ہے کہ بڑے بڑے محلات میں رہنے والے جن کے دسترخوان پر کئی قسم کے کھانے موجود ہوں اور دنیا کی ہر نعمت اس کے پاس موجود ہو ان کو امیر نہ سمجھنا اور گھاس کے جھونپڑی میں رہنے والے جو کی خشک روٹی کھا کر رات بسر کرنے والے کو غریب اور حقیر نہ سمجھنا۔

میرے نزدیک امیر وہ ہے جو دنیا چھوڑتے وقت ایمان اپنے ساتھ لے جائے۔ دولت ہم اسی کو کہتے ہیں۔ جو دنیا سے جاتے وقت انسان کے ساتھ جائے۔ دنیا کی دولت بھی فانی اور دنیا بھی فانی ہے۔ آخرت اور آخرت کے لئے جمع کئے گئے سامان کی بیکلی ہے۔

خدا م نے پوچھا حضرت ایک بات سمجھ سے بالا ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے حساب دینا تو سب کے علم میں ہے۔ اللہ سے حساب لینے والی بات سمجھ میں نہیں آئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر زندگی اپنی مرضی سے گزارو گے اور اپنی ہی خواہشات کی تکمیل میں بسر کرو گے تو حساب دینا پڑے گا۔ جو وقت اس کی نافرمانی میں گزرے گا اس کا حساب آپ نے دینا ہے۔ اور اگر زندگی اپنے مالک کی مرضی کے مطابق گزارو گے اُس کی اطاعت میں گزارو گے تو پھر آپ نے حساب دینا نہیں بلکہ اللہ سے حساب لینا ہے۔

سو اس بناء پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ خواہشات کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔ زندگی کمزور ہو رہی ہے۔ خواہشات جوان ہو رہی ہیں جسم نحیف ہو رہا ہے۔ خواہش توانا ہو رہی ہے اس کو طول اہل کہتے ہیں۔

اور یہ مومن کے لئے نقصان دہ ہے اللہ تعالیٰ رزق کی عطا جی سے بچائے۔ ایک آدمی روزانہ صرف بیس روپے کماتا ہے۔ دوسرا آدمی ایک لاکھ روپیہ روزانہ کماتا ہے۔ کھانے میں دونوں نے روٹی ہی کھائی ہے۔ مگر ان دونوں میں با کمال وہ شخص ہے جس نے کھانے کے بعد رات غفلت میں نہیں گزاری۔ دن کی کمائی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ مومن کی اصل دولت رات کا ذکر ہے رات کی بندگی ہے۔ اسی لئے جناب شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

شای تاج پہنو مگر دل کو فقیر ہی رکھنا

مرد خدا باش کلاه تنزی دار

تھوڑا آگے چل کر فرمایا۔

نمی گویم از حال جدا باش
دلے ہر جا کہ باشی با خدا باش

دنیا چھوڑ کر زندگی گزارنا کمال نہیں ہے بلکہ لوگوں کے ساتھ رہ کر اسی کیفیت کو برقرار رکھنا کمال ہے۔ جو کیفیت خانہ خدا میں رہتی ہے اگر ایسا خود نہ کر سکو تو کسی ایسے شخص کے ساتھ دوستی رکھو جو منقطع تاروں کو ایک ہی نگاہ کے ساتھ جوڑنے کا ماہر ہو یہی سفر طریقت ہے طریقت کیا ہے؟ یہ عمل محبت و ادب کی راہ ہے طریقت سراسر پیار، مستی اور وفاء کا سفر ہے۔ اللہ کریم اس رفاقت کو دونوں جہان میں سلامت رکھے۔ آمین (در بار شریف)

ایصالِ ثواب کی جگہ

علامہ حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب مدیر اعلیٰ ماہنامہ محی الدین فیصل آباد کے ماموں جان عاشق رسول شیخ محمد حیات عاجز نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ قضائے الہی سے وصال فرما گئے۔ حضرت صاحب نعت گو شاعر صوم و صلوة اور تہجد کے پابند تھے۔ زندگی عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں گزاری۔

اللہ کریم اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اُن کی بخشش و مغفرت فرمائیں اور شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نصیب فرمائے۔ (آمین)

جمال نقشبند سے جمال صدیقی کا تذکرہ

قطرہ

از پروفیسر ڈاکٹر محمد امین قریشی صاحب

حضرت پیر صاحب کو خلافتِ تولی چکی تھی۔ اب مسند نشینی کا مرحلہ تقاسمات برادران تھے۔ اور سات ہی چچا زاد اس طویل کہکشاں سے کسی ایک کو یہ منصب سنبھالنا تھا۔ حالات تو فیصلہ دے چکے تھے۔ اب صرف رسم باقی تھی۔ برادران کی نظر کا مرکز بھی ایک تھا۔ اور عم محترم رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ بھی یہ تھا۔ کہ پیر صدیقی صاحب مدظلہ اس مسند نشینی کے حقدار ہیں۔ چنانچہ اتفاق و اتحاد سے آپ کو مسند آرائے نیریاں شریف مقرر کر دیا گیا۔ اس طرح ایک خانقاہ کی سربراہی بھی آپ کو ودیعت ہوئی کہ مسند کے قیام کے مقاصد و فرائض آپ پہلے سے ہی ادا کر رہے تھے۔

مسند نشینی:-

حضرت پیر علاء الدین صدیقی مدظلہ 1975ء سے نیریاں شریف کے حلقہ احباب کے صدر نقشبین بنے حیرت ہے کہ آپ کا تبلیغی دلولہ پہلے سے بھی فزوں تر ہوا حالانکہ عام مشاہدہ ہے کہ مسند نشینی فعالیت کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔ عقیدتوں کا ہالہ ست رو بنا دیتا ہے اور سہولتوں کی فراہمی آرام طلبی کو دعوت دیتی ہے مگر پیر صدیقی مدظلہ کے ہاں فعالیت پر جو بن آیا اور حرکت زیادہ پر خروش ہوئی یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہمہ جہت عمل پسندی کو فروغ ملا اور کام کرنے کی دسترس مزید جوان ہوئی۔ نیریاں شریف کو ظاہری طور پر بھی ایک مسند بنا دیا گیا۔ اور روحانی برکات کی بھی فراوانی ہوئی۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا دیدہ زیب مزار زائرین کی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار پایا تو سجدہ گزاری کا ذوق مسجد کی زیبائی اور وسعت نے اور توانا کر دیا۔ اب نیریاں شریف ایک مرکز تھا۔ جہاں سے عشاق کے قافلے پارسائی کے ہالے میں گزرتے اور دور و نزدیک کو ذوق بندگی عطا کرتے۔ چک بلی خان جو ابتداء سے شوق عبادت کا نشان تھا۔ شب زندہ دار وجود کا روپ دھار گیا۔ اقبال مگر کا اقبال جاگا کہ جھکنے والوں نے رفعتیں پائیں

اقبال مگر سجدہ گزاروں کا ایک مضبوط پڑاؤ بن کر اب گرد و نواح کو مہکا رہا ہے۔ لالہ موسیٰ کے عقیدت مند بھی قرض محبت ادا کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں۔ گجرات، گوجرانوالہ اور لاہور نقشبندیہ کے روشن نشان قرار پائے، فیصل آباد تو مرکزی مقام بنا کر یہاں ایک وسیع اور عظیم مسجد کی تعمیر آخری مراحل میں ہے۔ طلبہ و طالبات کے لئے ایک لائق فخر تعلیمی ادارہ زیر تعمیر ہے۔ ادارے کی وسعت دیکھ کر نقشبندیہ کے دامن کرم کا پھیلاؤ یاد آتا ہے۔

یورپ میں پیر صاحب کے عملی اقدامات بہت بار آور ہو رہے ہیں پیر صاحب نے برمنگھم کے شہر کو اپنی مساجد کا مرکز بنایا۔ برطانیہ اور پھر برمنگھم کے ہفتے شہر میں 8 کنال رقبہ اور بھی مرکزی علاقے میں ایک کاردارہ ہے۔ جہاں ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر پیر صاحب کی حسن جمالیات کی شہادت دیتی ہے۔ اتنا بڑا ہال کہ ہزاروں نمازی سجدہ ریز ہو سکیں پھر چاروں طرف دیدہ زیب رہائش گاہی جو طلبہ و اساتذہ کے لئے آرام گاہیں ہیں۔ ایک بہت بڑے علمی مرکز کا نقشہ پیش کرتی ہیں، راقم الحروف کو اس ادارے میں چند روز قیام کا موقعہ میسر آیا تھا۔ ایک علمی فضا ہے جو چاروں طرف جلوہ گن ہے۔ یہاں پیر صاحب کی زیر نگرانی تبلیغی و تدریسی اجتماع ہوتے ہیں جن میں حاضرین و سامعین کی تعداد برصغیر پاک و ہند کے کسی کامیاب اجتماع سے کم نہیں ہوتی۔ حریہ یہ کہ حاضرین کا شوق ولولہ دیدنی ہوتا ہے۔ وہاں حاضر ہو کر پیر صاحب کی مساجد کی کامیابی نظر نواز ہوتی ہے۔ بلاشبہ دیار غیر کو مانوسیت کی یہ فضا مہیا کرنا پیر صاحب کا عظیم کارنامہ ہے۔ یہ صرف برمنگھم پر ہی منحصر نہیں پورے برطانیہ میں علمی جمال اور صوفیانہ جلال کا روح پرور منظر ہر کہیں دکھائی دیتا ہے۔ تحریر کنندہ ایسے روحانی اجتماعات کا چشم دید گواہ ہے۔ سبحان اللہ

اس کارا ز تو آید و مرداں چہیں کنند

برطانیہ کے علاوہ پیر صاحب دیگر یورپی ممالک میں بھی آتے جاتے رہتے ہیں۔ یورپ کا تفصیلی دورہ بھی حال ہی کی بات ہے۔ ناروے خصوصی طور پر دو مرتبہ جا چکے ہیں۔ کینیڈا کا بھی دو دفعہ دورہ کر چکے ہیں۔ امریکہ بھی دو بار گئے ہیں۔ یہ سب دورے تبلیغی تھے۔ ہر جگہ سے اللہ ہو کی

صدائیں بلند ہوئی ہیں۔ ان دوروں کے اثرات کا اندازہ یوں کیا جاسکتا ہے۔ کہ سال گذشتہ یورپ کے عمومی دورے کے دوران میں تقریباً بیس ہزار یورپین باشندے اور آباد کار لوگ حلقہ ارادت میں آئے ہیں پاکیزہ نفس کی ایسی بہار آئی ہے جو بتدریج سارے یورپی ممالک کو محیط ہوتی جا رہی ہے۔ حال ہی میں پیر صاحب کا عزم جوں تعلیم بنات کی طرف متوجہ ہوا ہے دو کالج برائے خواتین پہلی پیش رفت ہے۔ عمارات خریدی گئی ہیں اور ماہر اساتذہ تعینات کئے گئے ہیں۔ اور برمنگھم میں اور مانچسٹر کے قریب برلے میں خواتین کے تدریسی پروگرام کا آغاز ہو چکا ہے۔ یہ تعجب کی بات ہے کہ برطانیہ جیسے تعلیم یافتہ ماحول میں تعلیم و تدریس کے ساتھ تہذیب نفس کا کفیل ادارہ پورے برطانیہ کی توجہ لے رہا ہے۔ پُر خلوص کاوش یوں ہی بار آور ہوتی ہے کہا جاتا ہے کہ خلوص ایک ایسا جو ہر پارہ ہے جو اپنی روشنی سے منور رہتا ہے۔ اُسے کسی خارجی روشنی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

نفاذ اسلام کی کوشش

پیر صاحب صرف مسند فقہین ہی نہیں متحرک مبلغ اسلام بھی ہیں۔ آپ کے شب و روز ترویج اسلام اور نفاذ اسلام کی جدوجہد میں بسر ہوتے ہیں اور جب کبھی کسی جانب سے نفاذ اسلام کی تحریک اٹھتی ہے آپ اپنے منصب اور مسند کو بھول کر پیچھے چلنے پر تیار ہو جاتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مشن کے ساتھ کس قدر اخلاص ہے وگرنہ بڑی سے بڑی تحریکیں بھی حصول قیادت کے افتراق کا شکار ہو کر دم توڑ دیتی ہیں ایسا ہی ایک واقعہ کشمیر کی تاریخ کا حصہ ہے۔ دعویٰ کیا گیا کہ حکومتی سطح پر اسلام کے نفاذ کی کاوش کرنا ہے۔ کشمیر کے اکابر سیاستدان سردار عبدالقیوم خان اور سردار سکندر حیات خاں بھی اس تحریک کے دمساز تھے۔ نیریاں شریف میں عظیم اجتماعات ہوئے۔ سردار صاحبان خود تشریف لائے، تحریک کے مقاصد بیان ہوئے تو اعانت کا اعلان کیا گیا یہ کیا کہ جب وہ خود بھی اسلام کی حاکمیت کے قائل ہیں تو انکار کیا ایک سازگار ماحول تشکیل پامیا اور نفاذ اسلام کی منزل قریب نظر آنے لگی۔ صادق البقین مسلمان خوش تھے۔ اور یوم نجات کا انتظار کرنے لگے تھے مگر یہ بھر پور تحریک بھی کامیاب نہ ہو سکی کہ پُر خلوص اظہار ہمیشہ دل کی آواز نہیں

ہوتا اور جذبہ ہمیشہ صداقت شعار نہیں ہوتے۔ پیر صاحب کی شب و روز کی محنت یوں ضائع ہوئی تو صدمہ ہوا کہ تمام جدوجہد پادور ہوا ثابت ہوئی مگر یہ ناکامی مایوسی میں ڈھلی، کوشش مسلسل جاری رہی۔ آل پاکستان سنی کانفرنسوں میں شرکت اسی خواب کی تعبیر کے لئے تھی۔ سچ ہے ارادے باندھنا ہی انسان کے بس میں ہے کامیابیاں تو قدرت کا انعام ہوتی ہیں۔ (جاری ہے)

تلاشِ مرشد

مسز ڈاکٹر عبدالحفیظ اختر صاحب

پیر کیا ہوتا ہے؟ کیوں لوگ کامل پیر کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اس دور میں کامل مرشد کا مل جانا آپ کی زندگی بلکہ دنیاوی اور آخروی دونوں جہاں کامیابی کی ضمانت ہے۔

پیر ہر دور میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا چہرہ دار ہوتا ہے۔ پیر کا وجود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ پیر کا کام ہی یہ ہے کہ وہ مرید کی ایسی راہنمائی کرے۔ جس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے در تک رسائی میں آسانی ہو۔ (حوالہ صلاح الکفر)

میں چھوٹی تھی تو میرے ماں جی بڑے ادب و احترام اور محبت کے ساتھ اپنے پیر صاحب کا ذکر کرتی تھیں۔ لیکن چھوٹی عمر ہونے کی وجہ سے اُس وقت اُن کی باتیں سمجھ میں نہیں آتی تھیں۔ لیکن اُن کا اپنے پیر صاحب کے ساتھ محبت اور احترام کا وہ رشتہ میرے لاشعور میں کہیں دفن ہو گیا۔

بڑی ہوئی پڑھائی مکمل ہوئی۔ شادی ہو گئی اللہ تعالیٰ نے بچوں کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ الحمد للہ بچے ماشاء اللہ بڑے ہو گئے۔ سکولوں سے کالجوں کا رخ کیا کہ اچانک ایسی آفت ٹوٹی۔ کہ گھر کا سارا نظام درہم برہم ہو گیا بظاہر تو کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن بیماریوں نے گھیرا۔ تو کسی مہربان ملنے والے نے کہا۔ کہ مجھے لگتا ہے کہ گھر پر کچھ اثرات ہیں۔

میرے میاں صاحب ڈاکٹر ہیں۔ انھیں ایسی باتوں پر بالکل یقین نہیں تھا۔ لیکن جب خود بیمار ہوئے تمام ٹیسٹ کروائے میڈیکل رپورٹس بالکل درست نکلیں۔ تو

انھیں بھی سوچنا پڑا کہ شاید ایسا ہی ہو۔

پیار و محبت رکھنے والے بہن بھائیوں نے کچھ بزرگوں، پیروں اور کئی اللہ والوں کا بھی بتایا۔ تین چار سال تک ایک دوسری جگہ علاج کرواتے رہے۔ لیکن زیادہ فرق نہ پڑا۔

بار بار اللہ والوں کے پاس جانے سے وہ ماں جی کی اپنے پیر صاحب کی محبت جو میرے لاشعور میں کہیں دفن تھی۔ وہ آجا کر ہوئی اب ایسے کامل پیر و مرشد کا اس دور میں ڈھونڈنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔

ان چار سالوں میں جب میرا لاہور کا چکر لگتا۔ میں وہاں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار ضرور حاضری دیتی۔ اور ان سے عاجزی کرتی۔ آپ تو اللہ تعالیٰ کے بہت ہی برگزیدہ، بے حد پیارے اور متقی بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہزاروں لوگوں کی مشکلیں آپ کی دعاؤں کے صدقے دور فرماتا ہے۔ میرے خاوند، بچوں اور میرے حق میں دعا فرمادیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات بھی آسان فرمادے اور مجھے بھی آپ کی دعاؤں کے صدقے مرشد کامل نصیب فرمائے (آمین) یہ اُن کی دعاؤں کا اثر تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری فریاد سن لی۔

اللہ تعالیٰ بڑا ہی غفور الرحیم اور مسہب الاسباب ہے اُس نے کیسا خوبصورت سبب بنایا۔ اور میرے لئے راستے آسان کر دیئے۔

ہمارا گھر سرفراز کالونی میں ہے۔ ہماری کالونی کی جامع مسجد میں جمعہ المبارک کو اکثر مسجد کے محسن والے پیکیٹر کھول دیئے جاتے ہیں تاکہ لوگوں کو تقریر اور خطبہ سنائی دے اور وقت پر مسجد پہنچ جائیں۔

ایک جمعہ المبارک کو مسجد سے خطیب صاحب کی آواز سنائی دی وہ اپنا بیان شروع کرنے سے پہلے درود شریف پڑھ رہے تھے۔ اُن کی آواز اس قدر پرکشش، روح پرور، محبت و خلوص کے جذبہ سے درود پاک پڑھنے کی آواز میری سماعت سے ٹکرائی تو میں بے اختیار ہی بول اُٹھی (سبحان اللہ) مجھے ایسے احساس ہو رہا تھا۔ کہ وہ خود ہی درحیب صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر

درویش شریف پڑھ رہے ہیں۔ اُن کے پڑھنے میں اتنا اثر تھا کہ میں اپنے کام چھوڑ کر باہر محن میں آکر کھڑی ہو گئی۔ درود پاک سنا اور کچھ تقریر جو وہ فرما رہے تھے۔ دوسرا جمعہ اور پھر تیسرا جمعہ۔ میں اپنا کام بند کرتی اور درود پاک سننے کے لئے محن میں کھڑی رہتی۔

میرے میاں صاحب جمعہ کے بعد گھر تشریف لائے تو میں اُن سے پوچھا۔ کہ آپ کی مسجد میں کوئی نئے خطیب صاحب آئے ہیں۔ تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ہاں پچھلے تین جمعہ سے نئے خطیب صاحب ہی بیان فرما رہے ہیں۔ میں انہیں کہا۔ کہ ماشاء اللہ درود شریف صلی صلی نبینا صلی صلی محمد کتنا خوبصورت پڑھتے ہیں۔ روح خوش ہو جاتی ہے تو انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ بڑی عمر کے نہیں۔ ماشاء اللہ بالکل نوجوان ہیں ہمارے بچوں کی طرح۔ میں نے کہا ڈاکٹر صاحب اگر آپ برائے مانیں۔ تو میں بھی اُن سے ملنا چاہتی ہوں کہنے لگے کہ اگلے جمعہ اُن سے پوچھو گا۔ اگر وہ مان گئے۔ تو پھر اُن کو ساتھ لے کر آؤ گا۔

اب مجھے بڑی شدت سے اگلے جمعہ کا انتظار تھا۔ میں نے جمعہ سے پہلے ہی ڈاکٹر صاحب کو یاد دلوانا شروع کر دیا۔ کہ آپ انہیں ساتھ لے کر آنا ہے۔ اللہ اللہ کر کے حمد المبارک آیا اور وہ ایسی پردہ انہیں ساتھ لے کر آئے۔ انہیں ڈرائیگ روم میں بٹھایا یہ 2003 کی بات ہے۔ تعارف ہوا تو مجھے پتہ چلا کہ آپ کا اسم مبارک علامہ حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب ہے اور آپ گلشن کالونی میں رہتے ہیں۔

پہلی ملاقات پر حافظ صاحب نے میری تمام باتیں پردے کے اندر سے سنی۔ میں نے جو کچھ ہمارے ساتھ ان پچھلے تین چار سالوں میں ہوا۔ وہ مختصر لفظوں میں انہیں بتایا اور جو جو پڑھائی کی۔ اس کے بارے میں بھی بتایا۔ انہوں نے فرمایا۔ وہ الفاظ آج بھی مجھے بہت اچھی طرح یاد ہیں۔ ماں جی آپ تو لیہ ہیں۔ یہ تو ان کی محبت یا نظر کا کمال تھا لیکن میں تو اپنی اوقات کو بہت اچھی طرح جانتی تھی میں تو گنہگار عاجز اور مسکین سی عورت ہوں انہوں نے فرمایا۔ کہ ماں جی میں اپنے حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب سے آپ کے بارے میں بات کروں گا اور دعا

بھی کرواؤں گا۔ اُن کی زبان مبارک سے حضرت صاحب کائنات کر مجھے بہت زیادہ خوشی ہو رہی تھی اور مجھے اُمید ہو گئی کہ انشاء اللہ اب ضرور اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کے صدقے ہم پر رحم فرمائے گا۔ میری اس سوچ کی وجہ خود علامہ حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب کی شخصیت تھی۔ میں اُن کو دیکھ کر اکثر سوچتی تھی۔ کہ جن کے مرید اتنے باکمال اور لا جواب ہیں۔ پیر صاحب تو پھر ماشاء اللہ بہت ہی زیادہ برگزیدہ ہستی ہونگے۔

حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب سے قبل حضرت صاحب کی باتیں سن کر ہم سب اُن سے ملنے کے بہت مشتاق تھے۔ اللہ تعالیٰ کا کروڑ کروڑ دفعہ شکر ہے کہ اُس نے میری مشکلات کے حل کے لئے حافظ صاحب کو وسیلہ بنا دیا۔ اور ان کی وجہ سے ہمیں پیر صاحب سے ملنے کا موقع بھی مل سکتا تھا۔

جب تک حضرت صاحب سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ حافظ صاحب اُن سے ہماری تکالیف کے بارے ذکر کرتے اور وہ ہم پر شفقت فرمادیتے۔ اُن کا کوئی نہ کوئی حل فرمادیتے۔ ایک دن حافظ صاحب نے فرمایا۔ کہ ماں جی میرے حضرت مرشد کریم صاحب کا فیصل آباد آنے کا پروگرام ترتیب دیا جا رہا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں اس دفعہ حضرت صاحب آئے تو میں عرض کروں گا۔ کہ حضور میرے غریب خانے کو رونق بخشیں۔

بالآخر پروگرام طے پا گیا۔ کہ حضرت صاحب 11 مارچ 2007 بروز اتوار فیصل آباد میں رونق افروز ہونگے۔ ہم سب بہت ہی ذوق و شوق سے اس دن کا انتظار کرنے لگے۔ لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ دن تو بہت لمبے ہو گئے ہیں انتظار ختم ہونے میں ہی نہیں آ رہا تھا۔ اللہ اللہ کر کے وہ دن آ ہی گیا۔ جس دن اللہ رب العزت نے ہمارے نصیب میں حضرت صاحب کی ملاقات لکھی تھی۔

حضرت صاحب سے ملاقات بھی بے حد حسین اور روح پرور منظر تھا۔ میں اور بچے بھانجے بھانجیاں حافظ صاحب کے گھر پہنچے۔ اُن کے گھر کے باہر سڑک پر سچ بتایا گیا تھا۔ اور لوگوں کے بیٹھنے کے لئے دریاں بھی ہوئی تھیں۔ گاڑی سے نکلے۔ تو بالکل باریک پھور پڑ رہی تھی۔ جس کو

بڑے بزرگ رحمت کی بارش کہتے ہیں۔ وہ واقعی رحمت کی بارش تھی۔ میرا ماننا یہ ہے کہ وہ صرف اور صرف مرشد کریم دامت برکاتہم العالیہ کی محبت کی وجہ سے تھی۔ گاڑی سے نکل کر ایک قدم آگے بڑھی۔ تو مرشد کریم سامنے سٹیج پر رونق افروز تھے۔ سبحان اللہ کیا نورانی چہرہ اور کیا خوبصورت سحر انگیز آواز، قدم زمیں میں جم گئے۔ اور نظریں اُن کے خوبصورت مبارک چہرہ اقدس کی بلائیں لیتی لگیں۔ اب نہ قدم اٹھیں۔ اور نہ نظریں ہٹیں۔ لیکن مجبوراً قدم اٹھانے پڑے۔ کیونکہ باہر مرد حضرات کا ایک ٹھاٹھیں مارنا سمندر تھا۔

مرشد کریم کے چہرے مبارک پر نظر پڑتے ہی مجھے وہ حدیث مبارکہ یاد آگئی ”جس کو دیکھ کر خدا یاد آجائے“ یا سکے ولی ہونے کی دلیل ہے“ (مفتاح الکفر)

حضرت صاحب کو دیکھتے ہی ایسے احساس ہوا۔ کہ میں آپ کو آج پہلی بار نہیں دیکھ رہی ہوں۔ بلکہ اس سے پہلے بھی میں حضرت صاحب کی اچھی طرح واقف ہوں۔ ساتھ ہی اُن کی آواز مبارک نے میرے کانوں میں رس گھولا۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ بھی یہی فرما رہے تھے۔ ”میں آپ لوگوں سے پہلی بار مل رہا ہوں لیکن ایسے احساس ہو رہا ہے کہ جیسے میں آپ کو پہلے سے جانتا ہوں۔“ ہم حافظ صاحب کے گھر کے اندر چلے گئے اور مرد حضرت باہر رہ گئے۔

ڈرائیونگ روم میں خواتین کے لئے ملاقات کا بندوبست کیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب ماشاء اللہ ڈرائیونگ روم میں تشریف فرما ہوئے۔ چونکہ وقت کم تھا۔ اس لئے فرداً فرداً معلومات کے بارے میں نہیں پوچھا۔ آپ نے فرمایا۔ جو خواتین مرید ہونا چاہتی ہیں۔ ہاتھ کھڑے کریں میں نے اور میری بیٹی نے بھی فوراً ہاتھ کھڑے کئے۔

آپ حضورؐ نے نور نے ہم سب کو بیعت فرمایا۔ اور ضروری تسبیحات ہمیں وہ بتلائیں۔ اور تعویذات بھی عطا فرمائے اور ساتھ ہی سب خواتین کو مرید ہونے پر مبارکباد دی۔

مرشد کریم عظیم کے ساتھ یہ میری اور میرے بچوں کی پہلی ملاقات، اور اُن کا مرید ہونا، میری زندگی کا سب سے خوبصورت واقعہ ہے، اور وہ دن میری زندگی کا ایک بہت ہی یادگار دن۔

میں جب تک اللہ تعالیٰ کے حکم سے حیات رہو گی اس دن کی سحر انگیزی تو کبھی نہیں بھلا سکتی۔ آج میں جو کچھ بھی ہوں۔ صرف اور صرف مرشد کریم دامت برکاتہم العالیہ کی دعاؤں کا ثمر ہے۔ انہوں نے جو کچھ بچوں کے لئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ پورا کر دکھایا۔ الحمد للہ

ان کے دعاؤں کے صدقے میرے گھر سے جادو ختم ہوا میرے بچوں کی پڑھائی مکمل ہوئی۔ ماشاء اللہ ان کی شادیاں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کا کروڑ کروڑ احسان اور مرشد کریم کی نظر عنایت سے آج وہ صاحب اولاد ہیں۔ اور اچھا روزگار ہے۔ الحمد للہ

پھر حضرت علامہ حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب ہماری کالونی کی مسجد سے بحکم مرشد کریم جامع مسجد محمد بن عبد اللہ بن سعد حارثی شفیٹ ہو گئے۔

میں آج بھی اُن سے یہی کہتی ہوں آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا وسیلہ بنا کر بھیجا۔ آپ کی وجہ سے ہم کو ایک عظیم المرتبت مرشد کریم نصیب ہوئے۔ ہماری تمام مشکلات کا ازالہ ہوا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ کچھ عطا فرمادیا۔ تو آپ کو یہاں سے دوسری جگہ ڈیوٹی پر بھیج دیا۔

سب سے پہلے میں اپنے رب العزت کی بے حد مشکور و ممنون ہوں۔ بلکہ سر بسجود ہو کر شکر گزار ہوں۔ پھر قبلہ عالم حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی۔ کہ اُن کی خاص نظر عنایت نے ہمارا بیڑا پار لگا دیا۔ اور حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب کی تو میں بہت ممنون ہوں اور ہمیشہ رہو گی۔ اگر وہ درمیان میں نہ ہوتے۔ تو شاہد ہم کہاں ہوتے۔ الحمد للہ رب العزت جو کرتا ہے وہی ہم سب کے لئے بہتر ہوتا ہے۔

عرس مبارک خواجگان نیریاں شریف

رپورٹ: محمد عدیل یوسف صدیقی

قدوة السالکین حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ غزنوی مدظلہ کا سالانہ عرس مبارک مورخہ 14-15 جون بروز ہفتہ، اتوار، دربار فیضیہ نیریاں شریف میں منعقد ہوا۔ جس میں زبیب سجادہ سرتاج الاولیاء حضرت علامہ میر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے زیر سایہ چار نشستیں منعقد ہوئیں۔ پہلی نشست بروز ہفتہ بعد نماز ظہر دربار فیضیہ کے سامنے مرکزی جامع مسجد محی الدین کے وسیع ہال میں انعقاد پذیر ہوئی۔ جس میں تلاوت قاری غلام رسول قادری امام مسجد ہڈانے فرمائی۔ نعت خواں حضرات کو 3-13 اشعار پیش کرنے کا وقت دیا گیا باوجود اس کے کئی نعت خواں حاضری سے قاصر رہے۔ کہ تعداد بہت زیادہ تھی۔ خطابات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر پروفیسر محمد طارق المصطفیٰ صاحب نے خوبصورت خطاب فرمایا۔ اس تربیتی نشست میں حافظ محمد عدیل یوسف نے تمام حاضرین کو عرس مبارک میں شرکت کی سعادت پر مبارکباد دی ہے ہوئے کہا۔ کہ ہم لوگ دربار فیضیہ نیریاں شریف میں حاضر ہو کر اپنے مرشد کریم کی نگاہ شفقت سے اجتماعی توبہ کرتے ہیں اور آئندہ زندگی تعلیمات اسلامیہ کے مطابق گزارنے کی سعی کریں گے۔ حلقہ ذکر کے بعد پہلی نشست دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

دوسری نشست :- دوسری نشست نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد دربار فیضیہ کے صحن میں منعقد ہوئی۔ عاشقان رسول کا ٹھانٹھاں مارتا ہوا سمندر پہاڑ کی چوٹی پر ایک حسین منظر پیش کر رہا ہے۔ قافلہ لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتے ہوئے تقریب سعید میں شامل ہو رہے تھے۔ ہر شخص ذکر الہی سے تر زبان سے نظر آ رہا تھا۔ مطمئن اس قدر کہ آج اللہ کریم کی رحمتوں سے جمولیاں بھرنے کا وقت تھا۔ ایک لمبی قطار مرشد کریم حضرت خواجہ میر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے شرف ملاقات کیلئے لگی رہی۔ ذکر جاری ہے اور مرشد کے دیدار کی ہر شخص بے قرار نظر آیا۔ قبلہ عالم سرکار نے

ہر ایک سے ملاقات فرمائی اور دعاؤں سے نوازا کوئی بھی شخص اس دربار سے محروم نہیں جاتا۔ دوسری نشست میں محفل حسن قرات کا اہتمام تھا۔ ملک کے نامور قراء حضرات تشریف لائے بہت سی بیاری آوازیں اور حسن ترنم سے تلاوت قرآن تمام حاضرین کو نور قرآن سے منور کرتی رہیں۔ اختتام پر دعا ہوتی اور تمام حاضرین کیلئے محی الدین اسلامی یونیورسٹی جو کہ دربار فیضیہ کے ساتھ ہی دعوتِ نگارہ دے رہی تھی۔ وہاں لنگر شریف کا اعلان ہو گیا۔ لنگر شریف یقیناً نور کے نوالے تھے۔ لذت اور برکت بے شمار تھی حسن ترتیب سے لائیں بنائی گئی اور ہر ایک کے سامنے لنگر نہایت ادب اور پیار سے پیش کیا گیا اور تمام زائرین کو یونیورسٹی کے کمرے الاٹ کئے گئے تھے۔ جہاں پرسکون فینڈ کے بڑے نصیب رہے۔

15 جون بروز ہفتہ تیسری نشست دن دس بجے منعقد ہوئی۔ اسٹیج پر موجود قراء کرام، ثناء خوان مصطفیٰ، اور علمائے کرام کی ایک کثیر تعداد تھی۔ نقابت کے فرائض نور ثنیٰ دینی کے نامور سرکار علامہ محمد نصیر اللہ نقشبندی صاحب نے سرانجام دے۔ تلاوت کے بعد نعت اور نعت کے بعد جید علمائے کرام کو پانچ پانچ منٹ خیالات کے اظہار کا وقت دیا گیا تھا۔ عرس مبارک کی تقریب میں علمائے کرام اتنے زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں اگر تمام علماء کو وقت دیا جاتا تو شاید ایک دن کی تقریب کئی دن چلتی رہتی۔ بہر حال علمائے موتی جن جن کو حاضرین کی خدمت میں رکھے۔ جن سے تمام حاضرین نے قرآن حدیث کا فیضان پوری محبت سے دامن میں سمیٹا۔

آخری نشست :- چوتھی اور آخری نشست بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ ہڈال سارا بھر چکا تھا۔ تاجدار نگاہ لوگوں کے سر ہی سر نظر آ رہے تھے۔ پہاڑ اور شجر پر لوگ پورے اطمینان سے مرشد کریم کے دیدار خطاب اور دعا کیلئے بکھڑے تھے۔

نقابت کے فرائض گلستان نیریاں شریف کے چمکتے پھول حضرت علامہ صاحبزادہ میر محمد نور العارفین صدیقی صاحب نے سرانجام دیے۔ تلاوت قاری علی اکبر نعیمی صاحب نے فرمائی۔ نعت شریف قبلہ عالم کے حسین پھول صاحبزادہ میرزا ہاشم صدیقی صاحب نے پیش فرمائی۔ کلام

حضرت حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ بنایا۔ جس سے پوری محفل میں ایک عجیب سکون کا رنگ نظر آیا۔ قبلہ عالم جب اسٹیج کی زینت بنے تو تمام محفل نے اللہ ہو کے ذکر سے قبلہ عالم کا استقبال کیا منظر دیدنی تھا۔

برطانیہ سے تشریف لائے ہوئے نامور عظیم سکالر نے خطابات فرمائے۔ کمال خطاب تھے۔ سننے کیلئے نورٹی وی دیکھتے رہے۔

مرکزی خطاب ذیشان سے قبل حضرت صاحبزادہ پیر سلطان العارفین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے خطاب فرماتے ہوئے کہا۔ تمام حاضرین کی خدمات کی پوری کوشش کی گئی واقعی اس قدر حاضرین کا انتظام رہائش کا ہو یا پھر لنگر شریف کا یہ خصوصیت ہے۔ دربار فیض باریاں شریف کی صاحبزادہ پیر نور العارفین صدیقی صاحب نے مرشد کریم کا لکھا ہوا نعتیہ کلام جس ترجمہ سے پڑھا۔ یقیناً بارگاہ رسالت سے مقبول کلام ہر خاص و عام کیلئے رحمت کا سامان تھا۔ وہ وقت آن پہنچا۔ جس کا پوری بزم کو انتظار تھا۔ وہ مرشد کریم سراپا شفقت پیار تقسیم فرمائے جلوہ فرما ہوئے تو جام محبت تقسیم فرمائے۔ ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا امت مسلمہ کیلئے دعا فرما کر تمام حاضرین کو اجازت مرحمت فرماتی۔

تابہ ابد آستان یار رہے
یہ آسرا ہے غریبوں کا بقرار رہے

دعاؤں کی درخواست

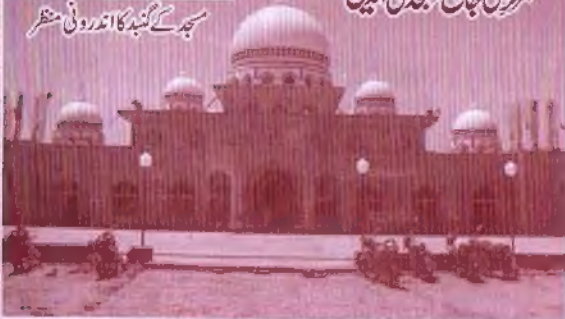
اللہ کریم مرشد کریم حضرت خواجہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو صحت و سلامتی والی عمر خضر عطاء فرمائے۔

شاد باش اے عشق خوش سوادے ما اے طیب جملہ ملت ہائے ما

شہر فیصل آباد میں مرشد کریم حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب



سید کے گنبد کا اندرونی منظر



موجودی جامع مسجد محمدی الدین

کا ایک عظیم علمی و فکری منصوبہ

مرکزی

جامع مسجد

محمدی الدین

سدا رہا جہنگ

فیصل آباد

کے متصل

محمد الدین اسلامی کالج



زیب و تعمیر
اس عظیم منصوبہ میں
سینٹ۔ ریت بریڈ
اینڈس۔ بھجری اور
مالی تعاون کے ذریعہ
شامل ہو کر عند اللہ
عظیم حاصل کریں



شیخ حاجی محمد بشیر داؤد صدیقی (داؤد ٹیکسٹائل ملز) شیخ حاجی محمد آصف صدیقی (سدرے شیخ فیکس)

محمدی الدین فرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد 0300-8662234 محمدی الدین فرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد 0321-7840000

خدا محمدی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۸۹۹
۹۲

مکتبہ ادریاء اہی ہر دم و کد تیسرا
ہے آقہ و بیکشیں مینول کمین جانامیر



مرضات المکرم

کی 27 ویں آرا

حصہ اول احبت
کیلئے

مکتبہ ادریاء اہی ہر دم و کد تیسرا

شب بیداری

بمقام

مرکز می جامع مسجد محی الدین
سداہر محمدی
فیصل آباد

ایمان آفرور خصوصی خطا

حافظ محمد عبداللہ ادریاء صدیقی
خطیب مجید

0345-7796179
0300-9654311
0321-7840000
0312-9658338

مکتبہ محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد



زیر الطاف کرم
آقہ سلیمہ بکوت و آقہ زہرا بکوت
سفیر عشق رسول سرتاج الاولیاء مرشد کرم
حضرت علامہ
محمد علاء الدین صدیقی
نویسہ پناہ استاد عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر
چیمبر مدین محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل
چیمبر مدین
نور نیوی

پروگرام

نماز تراویح
تلاوت
نعت خوانی
نعت خواجگان
خطبات
صلوۃ التبتیح
حلقہ ذکر
دعا